www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

فکر و نظر

کھلونے دے کے بہلایا گیا ہوں!

ملک و ملت کی صحیح خدمت اور ان کے سلسلہ میں کوئی سنجیدہ کوشش صرف دو ہی طرح پر ممکن ہوتی ہے کہ یا تو سچا جذبۂ مسلمانی اور خدا خوفی کا احساس غالب ہو اور یا ——— قوم پرستوں کی طرح ملک اور قوم کے سلسلہ میں سچی خیر خواہی اور دل سوزی ان میں پائی جاتی ہو۔ ان دونوں کی نشانی یہ ہے کہ:

- وہ قوم کی خدمت کرتے ہیں، اس کو بہلاتے نہیں۔
- لاکر پیش کرتے ہیں سنا سنا کر کان نہیں کھاتے۔
- قوم کو سیاسی شعور بخشتے ہیں اس کو سبز باغوں کے اندھیروں میں گم صم نہیں رکھتے۔

جس قوم کو مندرجہ بالا صفات کے حامل رہنما مل جاتے ہیں، وہ قوم بہت بڑی خوش نصیب اور سب سے زیادہ سربلند ہو کر ابھرتی ہے۔ لیکن یہ فیصلہ کرنا کہ ایسی قیادت کس کس قوم کے حصہ میں آئی ہے۔ ہر قوم کا اپنا فریضہ ہے، جہاں تک ہم پاکستانیوں کا تعلق ہے، ہم لگی لپٹی بغیر یہ کہہ سکتے ہیں کہ ——— "پوری ربع صدی (۲۵) میں پاکستانیوں کو یہ دولت ابھی تک ہاتھ نہیں آئی۔ باقی رہی کل کی بات، سو وہ خدا ہی جانتے!" ——— ابھی تک ہم سے جو معاملہ کیا جا رہا ہے وہ یہ ہے

پہلے قوم کو سبز باغ دکھاؤ، پھر مختلف حیلوں بہانوں اور چلبلے بولوں کے ساتھ اس کو بہلاؤ۔ جب تک داؤ چلے، اقتدار کے مزے لو اور کرسی کا خوب جھولا جھولو، جب اپنی "پاکیٔ داماں" کا بھرم کھل جائے اور ناکامی کا منہ زور دیو چنگھاڑنے لگے تو پھر اس کی ساری ذمہ داری کسی دوسرے کے سر پر مڑھ کر چلتے بنو۔ جب دوبارہ ایلکشن میں آنا پڑے تو پھر اپنے دریا منداگی اقربا نوازی اور سیاسی رشوتوں کو "قومی خدمات" کے نام پر اچھالو، "لگ گیا تو تیر ورنہ تکا"۔

اسلام اور مسلم کے ——— دینی اور دنیوی مفاد اور مستقبل کے تحفظ کے لیے اکابر نے پاکستان کو حاصل کیا

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

لیکن ان کے اٹھ جانے کے بعد جو اصاغر وارث بنے وہ سبحان اللہ نکلے، پورے ملک کو باپ کی جاگیر اور خالہ جی کی کھیر سمجھے، اس پر پاکستانی گھبرائے تو بولے! گھبراؤ نہیں بس ہم آئے۔ لیکن آہ! ہزار بار آئے اور آآکر چلے بھی گئے مگر افسوس ان کا "وعدۂ فردا" کبھی بھی پورا نہ ہوا اور نہ ہی آئندہ اس کے کچھ آثار نظر آتے ہیں۔ ان کے ساتھ ساتھ کمال عوام کا بھی ہے کہ شکوہ بھی رکھتے ہیں اور کہے بھی جاتے ہیں ـ

چلتا ہوں تھوڑی دُور ہر اک راہرو کے ساتھ
پہچانتا نہیں ہوں ابھی راہبر کو مَیں

لیکن ان کے نام پر "زندہ باد" کے نعرے بھی لگائے جا رہے ہیں۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ دونوں ایک دوسرے کو خوب سمجھتے ہیں اور ایک دوسرے کو اپنے اپنے شیشے میں اتارنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ اور یہ بات کسی بھی ملک کے لیے نیک فال نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ ملک کی تعمیر و ترقی راعی اور رعایا کے حقیقی اور خوشدلانہ تعاون کے بغیر ممکن ہی نہیں ہوتی جو بہ شکلِ موجودہ ناپید ہے کیونکہ دونوں کو ایک دوسرے سے جو نسبت ہے۔ صید اور صیاد (شکار اور شکاری) کی ہے۔

موجودہ اربابِ اقتدار اور ان کے عوام دونوں ہمارے سامنے ہیں اور دونوں نے جس طرح ایک دوسرے کے استحصال کی ٹھان رکھی ہے وہ بھی ان کے تعامل سے بالکل واضح اور عیاں ہے۔ پیپلز پارٹی نے پہلے دن جو نعرہ ایجاد کیا تھا، وہ برسرِ اقتدار آنے کے بعد ان کے گلے کا طوق بن گیا ہے، عوام جھولی پھیلا کر بیٹھ گئے ہیں، یہاں جیب و دامن ہی خالی ہیں، سو چاکر سستے نعروں کا جواب سستی اصلاحات کے ہوائی (نشریات) اعلانات سے ہی ہو سکتا ہے۔ یعنی عوام کو پھر انہی چکروں میں ڈال دیا جائے، جو انتخابی عہد میں ایجاد کیے گئے تھے لیکن بھوکے عوام ان سے بہلنے کے بجائے مایوسی اور تلخی کا شکار ہونے لگے ہیں۔ اس لیے حکمران ان سستے اعلانات کے ساتھ ساتھ درپیش مشکلات کو بطور معذرت بھی پیش کرنے لگ گئے ہیں ــــــ مگر اب وہ عوام جنھوں نے ان کے چلبلے نعروں کو چوم کر آنکھوں پر رکھ لیا تھا، ان کو تاڑ گئے ہیں تاہم خود کردہ را علاجے نیست، ابھرنے کے بجائے منقار زیرِ پر ہو رہے ہیں گویا کہ حامیانِ عوام اب پارٹی کی آن کو وقار کا مسئلہ بنا کر مایوسیوں کے کڑوے گھونٹ پینے پر مجبور ہیں لیکن "تا بہ کے"؟

دراصل بات دونوں نہیں سمجھے، لیڈر سمجھے کہ انتخاب میں کامیابی اقتدار کا جھولا جھولنے کے لیے ہے اور عوام سمجھے کہ فصل پک گئی ہے، بس اب صرف کھانے کی دیر ہے۔ حالانکہ معاملہ اس کے بالکل برعکس تھا۔ اقتدار پھولوں

ج نہیں کانٹوں کی سیج ہے، فصل پکی نہیں، بوئی ہے جسے خون سے ابھی سینچنا ہے، کیونکہ ترقی پذیر ملک لیے سخت کوش سپوت اور قوم درکار ہوتی ہے، حلوہ خور نہیں، مگر افسوس! سیاست میں بھی "حلوہ خور" ہے پیدا ہو گئے ہیں جو محنت سے زیادہ خوش فہمیوں پر گزارہ کرتے ہیں۔ اس لیے وہ "طاؤس و رباب" پر تو یقین رکھتے ہیں لیکن "شمشیر و سناں" کے متعلق وہ سمجھتے ہیں کہ وہ انتخابی مہم تھی جس سے اب وہ فارغ ہو چکے ہیں ——— جہاں سوچ کا انداز یہ ہو گیا ہو، وہاں ملک و ملت کے سلسلہ میں ان سے کسی سنجیدہ محنت کی توقع کرنا عبث نہیں تو بھول ضرور ہے۔

اب ضرورت اس امر کی ہے کہ قوم کو شمشیر و سناں اور سخت کوشی کا درس دیا جائے، ان کو جھوٹے وعدوں کے ذریعے ذہنی عیاشی میں مبتلا نہ کیا جائے اور سیاسی جواریوں کو چاہیئے کہ وہ "سیاسی سٹہ بازی" کو چھوڑ کر "قوم اور قوموں کی امامت" کو سمجھیں، خدا کے ہاں اس کے سلسلہ میں سخت باز پرس ہوگی اور بے عملوں کے خلاف قوم کا جو قدرتی ردعمل اور احتساب ہوتا ہے، وہ بھی دنیا میں ان کی تاریخ کو سیاہ کر ڈالنے کے لیے کافی ہوتا ہے، اس لیے قوم کو کھلونے دے کر بہلانے کی کوشش نہ کریں، یہ چیز قومی توہین کے مترادف ہے اور قوم کا ذہین طبقہ اس کو اپنی عزت نفس کے خلاف ایک بزدلانہ "شبخون" تصور کرتا ہے

تفسیر الکبیر مع تفسیر ابی سعود

تفسیر جامع البیان، تفسیر مظہری، تفسیر القرطبی، النہایہ لابن الاثیر، مسند ابی داؤد للطیالسی، شرح العقیدۃ الطحاویہ، زاد المعاد مع سیرۃ النبوی لابن ہشام، مشکوٰۃ مع الترغیب والترہیب، کتاب التسہیل لعلوم القرآن، کتاب التوحید لمحمد بن عبدالوہاب، حجۃ اللہ البالغہ، نہج البلاغہ، الطبقات الکبریٰ لابن سعد، الطبقات الکبریٰ للشعرانی، الملل والنحل للشہرستانی، المحلیٰ لابن حزم، منہاج السنہ لابن تیمیہؒ، مجموع فتاویٰ لابن تیمیہؒ، تقریب التہذیب، القاموس المحیط، الاستیعاب، الفقہ علی المذاہب الاربعہ، الاحکام فی اصول الاحکام لابن حزم، جواہر الادب فی ادبیات وانشاء لغت العرب، صید الخاطر، س الابرار، عون المعبود، تحفۃ الاحوذی، اعلام الموقعین، فتوح البلدان وغیرہ

کتب کی فروخت کیلئے ہمیں یاد فرمائیں

کی رحمانیہ دار الکتب امین پور بازار لائلپور